”شوریٰ کے اوصاف قرآن کی روشنی میں“

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

❖ سورۃ الشوری

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ ۖ
وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُوْنَ (38)

اور وہ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں، اور ان کا
کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے، اور ہمارے دیے ہوئے میں سے
کچھ دیا بھی کرتے ہیں۔

- یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے دائرے کے اندر اندر بھی کسی فردِ واحد، کسی خاندان، کسی طبقہ یا کسی گروہ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ قوتِ نافذہ پر قابض ہو کر اس طرح بیٹھ جائے کہ گویا وہ اصل حکمران ہیں اور بقیہ لوگ صرف ان کی رعیت ہیں کہ جس طرح چاہیں ان پر اپنی مرضی ٹھونس دیں۔ اسلام اس نوع کے authoritarianism اور totalitarianism کی یعنی کسی فرد، طبقے یا گروہ یا خاندان میں اختیارات کے ارتکاز کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی ریاست کے معاملات کو چلانے کے لیے شورائیت کا نظام ازروئے قرآن مجید لازم ہے۔

- ”سورۃ الشوریٰ کی اس آیت میں یہ اصل الاصول اور اسلامی نظامِ حیات کی یہ خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ اس میں وہ تمام اجتماعی امور جن کے متعلق قرآن و سنت میں کوئی صریح حکم یا ہدایت نہ ہو، مشورے سے انجام پاتے ہیں“

یہ قاعدہ تین باتوں کا متقاضی ہے۔

ایک یہ کہ معاملہ جن لوگوں کے اجتماعی کام سے متعلق ہو۔ان سب کو مشورے میں شریک ہونا چاہیے، خواہ وہ براہِ راست شریک ہوں، یا اپنے منتخب کردہ نمائندوں کے توسط سے ہوں.

دوسرے یہ کہ مشورہ آزادانہ، بے لاگ اور مخلصانہ ہونا چاہیے. دباؤ یا لالچ کے تحت مشورہ لینا مشورہ نہ لینے کے برابر ہے.

تیسرے یہ کہ جو مشورہ اہل شوریٰ کے اتفاقِ رائے سے دیا جائے یا جسے ان کی اکثریت کی تائید حاصل ہو، اسے تسلیم کیا جائے اور اس کے مطابق حکومت اور اجتماعیت کے تمام معاملات چلائے جائیں.

❖ سورہ الحجرات

- لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

" مت آگے بڑھو اللہ اور اس کے رسول سے ".

❖ علم

علم ملک وملت کے لئے قلعہ اور ذرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ علم میں انسانوں کی بھلائی، بہتری، ترقی، استقامت، تزکیہ، رشد وہدایت، سعادت مندی اور نسلوں کا تحفظ پنہاں ہے۔ علم سے ذہن ودل روشن ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم کے ذریعے فرشتوں پر برتری عطا فرمائی۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلاَئِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلاَءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ.

اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور فرمایا: مجھے ان اشیاء کے نام بتا دو اگر تم (اپنے خیال میں) سچے ہو۔ (البقرۃ: 31)

❖ علم اور طاقت:

قرآنِ مجید کا مطالعہ یہ بات سمجھاتا ہے کہ جس شخص کے پاس علم اور طاقت ہوتی ہے' وہ شخص قیادت کا فریضہ بہتر انداز میں سرانجام دے سکتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس حوالے سے قرآنِ مجید میں حضرت طالوت علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا کہ جن کا تقرر بنی اسرائیل کے مطالبے پر کیا گیا تھا۔ حضرت طالوت علیہ السلام صاحب مال نہ تھے جس پر بنی اسرائیل کے لوگوں کو اعتراض ہوا لیکن ان کے اس اعتراض کو اس لیے مسترد کر دیا گیا کہ حضرت طالوت علیہ السلام کے پاس علم اور طاقت تھی۔

❖ حکمت

- عقل و حکمت قیادت کی تیسری شرط ہے۔ایک عام انسان کے بہ نسبت مشیر کا زیادہ عقل مند ہونا بہت ضروری ہے تاکہ وہ اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآں ہو سکے اور عوام کی رعایت کر سکے۔ عقل و حکمت اور دانشوری سے مشیر میں تجربہ ،فکر اور تدبیر کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ قائد میں عقل و حکمت جیسے اوصاف کو لازمی گردانا جاتا ہے۔ مشیر اپنی دانشوری کو بروئے کار لاتے ہوئے بہت احتیاط سے گفتگو کرتا ہے۔دانش مندی اور حکمت مظاہر عقل میں سے ایک عظیم مظہر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

- **يُؤتِى الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلاَّ أُوْلُواْ الأَلْبَابِ.**

جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے،اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہو گئی،اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں۔(البقرۃ: 269)

❖ حکمت اور قوتِ بیان:

- جب ہم قرآنِ مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسی عظیم شخصیات کا ذکر کیا جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں حکومت عطا فرمائی تھی۔ان شخصیات میں ایک نمایاں شخصیت حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ **حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ ص کی آیت نمبر 20 میں ارشاد فرمایا "اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور اسے حکمت دی تھی اور فیصلہ کن بات کرنے کی (صلاحیت)"**۔اس آیت مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی بھی قائد اور لیڈر میں دانائی اور فیصلہ کن بات کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ حکمت اور قوتِ کلام کی وجہ سے لیڈر اہم امور کی نشاندہی کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں اور رائے عامہ کو صحیح طریقے سے اپنا موٴقف سمجھانے کی پوزیشن میں بھی آجاتا ہے۔

سورۃ الحج

- اَلَّـذِيْنَ اِنْ مَّكَّنَّاهُـمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَاٰتَوُا الزَّكَاةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَـهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّـٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (41)

- وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں، اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے۔

1: نماز کا قیام۔

2: زکوٰۃ کی ادائیگی۔

3: نیکی کا حکم دینا۔

4: برائی سے روکنا۔

❖ اخلاص

- شوریٰ کی کامیابی وکامرانی میں اخلاص کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔ شوریٰ یقیناً ہمیشہ وقتی مصلحتوں اور تقاضوں کے گھیرے میں رہتی ہے لیکن مشیر کا
- اخلاص وللھیت اسے وقار ومرتبہ عطا کرتا ہے۔ عبادات میں اگر اخلاص شامل نہ ہو تو فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن عرفان الٰہی کی دولت سے انسان محروم رہے گا۔

❖ سورۃ الفرقان

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (63)

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔

❖ یقین واعتماد

- شوریٰ کے اوصاف میں سے ایک اہم وصف یہ بھی ہے کہ مشیر کو اپنی ذات پر کامل اعتماد ہو اور اس کے ساتھیوں کو اس کی صلاحیتوں پر۔ مشیر جتنا پر اعتماد ہو گا اسی قدر وہ صائب الرائے ہو گا۔

سورۃ البقرۃ

اَ لْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (147)

آپ کے رب کی طرف سے حق وہی ہے، پس شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

سورۃ الانعام

وَكَذٰلِكَ نُرِىٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (75) ↖

اور ہم نے اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھائے اور تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

❖ مقصد سے آگہی نصب العین

- مشیر کا نصب العین اس کی قوم کا نصب العین ہوتا ہے۔ دور اندیش و لائق قیادت اپنے ملک و قوم کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے مقاصد کو وضع کرتی ہے۔ اہل شوریٰ کا فرض ہے کہ وہ متعین مقاصد کو صاف اور شفاف انداز میں پیش کرے اور خیال رہے کہ مقاصد کے متعلق کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ مقاصد واضح ہوں اور مقاصد کے ادراک و تفہیم میں کسی کو بھی کسی قسم کی دشواری نہ پیش آئے۔

اللہ تعالیٰ نے واشگاف الفاظ میں زندگی کا مقصد و مدعا بیان کر دیا ہے۔

- میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔ (الذاریات)۔

اگر ایک جگہ اللہ نے حسن عمل کو مقصد زندگی قرار دیا ہے:

- الَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ أَیُّکُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا۔

جس نے موت اور زندگی کو (اِس لئے) پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے بہتر ہے۔ (الملک: 02)

❖ اعتدال

- ہر کام کو عمدگی سے انجام دینے کے لئے اعتدال و توازن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا.

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا۔ (سورہ البقرۃ: 143)

- اللہ رب العزت نہ صرف امت کے ہر فرد کو اپنی زندگی میں اعتدال و توازن برقرار رکھنے کا حکم دیتے ہیں بلکہ ہادیِ اعظم ﷺ کو بھی اعتدال والی روش اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ قیادت کے مطلوبہ اوصاف میں اعتدال اور توازن کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ ہر شخص کو اور بالخصوص قائد کو اپنی زندگی میں شدت پسندی، افراط و تفریط اور غلو سے اجتناب کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنا چاہئے۔

❖ شجاعت

سورۃ الاحزاب

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْـهُـمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٝ وَمِنْـهُـمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (23)

ایمان والوں میں سے ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا، پھر ان میں سے بعض تو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

- مشیر میں شجاعت کا ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر امارت، قیادت و سیادت ممکن نہیں ہے۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سے زیادہ حسین اور بہادر تھے۔ نبی ﷺ کا شجاعت، بہادری اور دلیری میں بھی مقام سب سے بلند اور معروف ہے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ دلیر تھے۔ نہایت کٹھن اور مشکل موقع پر جبکہ اچھے اچھے جانبازوں اور بہادروں کے پاؤں اکھڑ جاتے آپ ﷺ اپنی جگہ برقرار رہتے، پیچھے ہٹنے کے بجائے آگے ہی بڑھتے چلے جاتے اور کبھی پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے شعلے خوب بھڑک اٹھتے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی آڑ لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی دشمن کے قریب نہ ہوتا۔ (الرحیق المختوم)

❖ سخاوت

- سخاوت ایک عبادت اور اللہ کی نعمتوں کے شکر کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سخاوت کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی ہے۔ آپ ﷺ نے ہر چیز کو اللہ کی راہ میں لٹادیا اور جتنا بھی تھا سارا کا سارا اللہ کی راہ میں قربان کردیا اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ رکھا۔
- حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے مانگا تو آپ نے انکار نہیں کیا۔

سورۃ البقرۃ

مَّنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّـٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهٝ لَهٝٓ اَضْعَافًا كَثِيْـرَةً ۚ وَاللّـٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (245)

ایسا کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پھر اللہ اس کو کئی گنا بڑھا کر دے، اور اللہ ہی تنگی کرتا ہے اور کشائش کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

❖ قوت فیصلہ

- عام حالات کی طرح مشکل اور ہنگامی حالات میں ہر شخص کے پاس فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ ایک بااثر مشیر مشکل اور کٹھن وقت میں بھی اپنی دانش و بینش کے بل پر اہم فیصلے لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بہتر مشیر ہمیشہ فیصلہ سازی میں جماعت کے تجربہ کار اہل علم افراد کو نہ صرف شامل رکھتا ہے بلکہ ان تجاویز و آراپر ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ آراو تجاویز کو رد کرتے وقت ان کی عزت نفس کا بھی خاص خیال رکھتا ہے۔ اگر مشیر ان امور پر توجہ مرکوز نہیں کرے گا تو اپنے ماتحتوں کے مشوروں اور تجاویز سے وہ محروم ہو جائے گا اور وہ اسے ایک آمریت پسند مشیر کے طور پر دیکھنے لگیں گے۔

سورۃ النساء

وَاِذَا جَآءَهُـمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْـهُـمْ لَـعَلِمَهُ الَّـذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٝ مِنْـهُـمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّـٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْـمَتُهٝ لَاتَّـبَعْتُـمُ الشَّيْطَانَ اِلَّا قَلِيْلًا (83)

اور جب ان کے پاس امن یا ڈر کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں، اور اگر اسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تو وہ اس کی تحقیق کرتے جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو البتہ تم شیطان کے پیچھے چل پڑتے سوائے چند لوگوں کے۔

❖ تجربہ ومہارت

- شوریٰ کسی چھوٹے گروہ کی بھی ہوسکتی ہے یا پھر ایک بڑی جماعت کی بھی۔ قیادت ادنیٰ درجے کی بھی ہوسکتی ہے اور اعلیٰ درجے کی بھی۔ قائد کو جب کوئی قیادت سونپی جائے وہ اس میں مہارت رکھتا ہو یا کم از کم اس کی مبادیات اور اساسیات کا اسے علم ضرور ہو بصورت دیگر وہ اپنے عہدے سے انصاف نہیں کر سکے گا۔
- اسلام نے اپنے نظام اطاعت میں قائدین کو بلند منصب اس لیے دیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تشریعی حاکمیت کے زمین میں نفاذ کا ذریعہ بنتے ہیں۔اس منصب کا بدیہی وصف یہ ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے قانون کی اطاعت کریں اور اس کے بندوں کے اندر اسی کے قانون کو جاری ونافذ کریں۔

❖ اقامتِ دین اور اقامتِ شریعت کرنے والوں کے 12 اوصاف بیان کئے گئے۔

- بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں
- اگر غصہ آجائے تو درگزر کرتے ہیں
- اپنے رب کا حکم مانتے ہیں
- جو ایمان لائے
- اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں
- گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں
- جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں
- برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے
- اور پھر جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔
- نماز قائم کرتے ہیں
- اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں
- جو رزق ان کو دیا گیا ان میں سے خرچ کرتے ہیں